سنیوں کے صف میں کسی
بدمذہب کا
شریک ہونے پر نماز کا حکم
تصنیف وتالیف
محمد مقصود عالم فرحت ضیائی
خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر خادم فیفر ازہر دار الافتاء والقضاء سرپرست اعلیٰ
جماعت رضائے مصطفی ہاسپیٹ وجے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنٹکل آندھرا پردیش الہند
JAMAT RAZA-E-MUSTAFA
FOUNDED 1920
MARKAZ-E-AHLE SUNNAT
BAREILLY SHAREEF, U.P. INDIA
جماعت رضائے مصطفی ہاسپیٹ وجے نگر وڈو کمپلی بلاری
کرناٹک گنٹکل آندھرا پردیش الہند

جماعت میں بدمذہبوں کا شامل ہونا قطع صف ہے یا نہیں اور نماز کا حکم کیا ہوگا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنیوں کے مسجد میں دیوبندی، وہابی اور اہل حدیث نماز پڑھنے آتے ہیں اور جماعت کے ساتھ صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ان کے شامل یا صف میں کھڑے ہونے سے قطع صف ہوگا یا نہیں اور قطع صف کی صورت میں سنّیوں کی نماز ہوگی یا نہیں ہوگی تو قرآن اور حدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرما کر شکریہ موقع دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔المستفتی: محمد جعفر صادق رضوی کیشیر فیضان تاج الشریعہ وایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ وڈ و وا یکٹیو ممبر جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجے نگر کرناٹک:

الجـــواب: بعون الله الملك الوہاب: اللہم ہداية الحق و الصواب: صورت مسئولہ میں یہ ہے کہ: وہابی۔دیوبندی اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کے باعث کافر ومرتد ہیں (محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ نے جن کا بالتفصیل ذکر اپنے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ۔ النہی الاکید اورحسام الحرمین وغیرہ میں کیا ہے) اوران کے علاوہ بھی جو جماعت وگروہ یا افرادعقائد کفریہ قطعیہ کے حامل ہیں از روئے شرع وہ کافر ومرتد ہیں اور کافر ومرتد کی نماز باطل ہے تو وہ جہاں قیام کرے گا صف کی وہ جگہ شرعاً خالی قرار پائے گی اگر درمیان صف میں ہے تو اس سے قطع صف لازم آئے گا اور اگر صف کے کنارے کھڑا ہے اس کے بعد بھی صف لگی ہے تو اس صورت میں بھی انقطاع صف ہوگا البتہ اگر آخری صف کے کنارے کھڑا ہے اوراس کے بعد کوئی صف نہیں ہے تو قطع صف نہیں ہوگا مگر صف میں اس کا ہونا حرج عظیم کا باعث ہے پہلی دوصورت میں قطع صف ہوگا اور قطع صف حرام ہے احادیث میں صفوں کو سیدھا رکھنے کا تاکیدی حکم ہے:

مسلم میں ہے: عن النعمان بن بشير رضى الله عنهما قال: كان رسول الله صلى

اللـه عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى راى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد يكبر فراى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتستون صفوفكم ليخالفن الله بين وجوهكم (مسلم،ج۱/۱۸۲/ مطبوعہ کراچی)۔

نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری صفیں اتنی سیدھی کرواتے تھے کہ گویا ان کے ذریعے تیروں کو سیدھا کرتے ہوں حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ ہم یہ بات سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم (نماز کے لئے) تشریف لائے اور قریب تھا کہ نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہتے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر مبارک ایک ایسے شخص پر پڑی جو صف سے اپنے سینے کو باہر نکالے ہوئے تھا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرلو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف (بغض وعداوت) پیدا کردے گا:

مسلم میں ہے: و عن أنس قال: قال رسول اللـه صلى الله عليه و سلم »سووا صفوفكم، فإن تسوية الصفوف من إقامة الصلاة (مسلم ج۱/۱۸۲/ باب تسویۃ الصفوف ومثلہ بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اپنی صفوں کو برابر رکھا کرو، کیوں کہ صفوں کو برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے:

مسند احمد میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نیا تمامِ صفوف کے متعلق ارشاد فرمایا: اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى الصف المؤخر (مسند احمد بن حنبل، ج۲۱/۱۱۴/ مؤسسۃ الرسالہ۔ بیروت) آگے والی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی کو، پس جو کمی ہو، وہ آخری صف میں ہو:

سنن ابوداؤد میں ہے: اس حدیث میں تراص یعنی خوب مل کر کھڑا ہونے کا حکم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال: »خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فرآنا حلقا، فقال: "مالی أراکم عزین؟! ثم خرج علینا فقال:"ألا تصفون کما تصف الملائکة عند ربها؟ " فقلنا:یا رسول الله! وکیف تصف الملائکة عند ربها؟ قال: یتمون الصفوف الأولی، ویتراصون فی الصف «(سنن ابوداؤد ج ۱/ ۱۰۶/مطبوعہ لاہور) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور ہمیں مختلف حلقوں میں بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ جماعتوں کی صورت میں (بیٹھے ہوئے) دیکھ رہا ہوں؟ (یعنی اس طرح الگ الگ جماعت کر کے نہ بیٹھا کرو، کیوں کہ یہ نااتفاقی اور انتشار کی علامت ہے)، پھر اسی طرح (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ (نماز میں) اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اللہ کے حضور (بندگی کے لئے کھڑے ہونے کے واسطے) صف باندھتے ہیں۔ہم نے عرض کیا کہ:"یارسول اللہ ﷺ! فرشتے اپنے پروردگار کے حضور کس طرح صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: پہلی صفوں کو پوری کرتے ہیں اور صف میں بالکل (برابر، برابر) کھڑے ہوتے ہیں۔

ابوداؤد میں ہے: عن أنس رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:»رصوا صفوفکم، وقاربوا بینها، وحاذوا بالأعناق ; فوالذی نفسی بیده، إنی لأری الشیطان یدخل من خلل الصف کأنها الحذف «(رواه أبوداود) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو (یعنی آپس میں خوب مل کر کھڑے ہو) اور صفوں کے درمیان قرب رکھو (یعنی دو صفوں کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ ہو کہ ایک صف اور کھڑی ہو سکے)، نیز اپنی گردنیں برابر رکھو (یعنی صف میں تم میں سے کوئی بلند جگہ پر

کھڑا نہ ہو، بلکہ ہموار جگہ پر کھڑے ہوتا کہ سب کی گردنیں برابر رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں شیطان کو بکری کے کالے بچے کی طرح تمہاری صفوں کی کشادگی میں گھستے دیکھتا ہوں:

مسند احمد میں ہے: عن أبی أمامة رضی الله عنه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:" سووا صفوفكم، وحاذوا بين مناكبكم، ولينوا فی أيدی إخوانكم، وسدوا الخلل، فإن الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الُحذف « " يعنی أولاد الضأن الصغار (رواہ أحمد) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی صفوں کو برابر اور اپنے کندھوں کو ہموار رکھو (یعنی ایک سطح اور ہموار جگہ پر کھڑے ہو اور اونچا نیچا ہو کر مت کھڑے ہو) اور اپنے بھائیوں کے ہاتھ کے آگے نرم رہو (یعنی اگر کوئی آدمی کندھے پر ہاتھ رکھ کر تمہیں صف میں برابر کرے تو اس سے انکار نہ کرو)، بلکہ برابر ہو جاؤ، نیز صفوں میں خلا پیدا نہ کرو، کیوں کہ شیطان خذف یعنی بھیڑ کا چھوٹا بچہ بن کر تمہارے درمیان گھس جاتا ہے۔

سنن نسائی میں ہے: و عن ابن عمر رضی الله عنهما، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: " »أقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل، ولينوا بأيدی إخوانكم، ولاتذروا فرجات الشيطان، ومن وصل صفا وصله الله، ومن قطعه قطعه الله « (رواہ أبوداود وروی النسائی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: صفوں کو سیدھی کرو، اپنے کندھوں کے درمیان ہمواری رکھو، صفوں کے خلاء کو پر کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو (یعنی اگر کوئی آدمی تمہیں ہاتھوں سے پکڑ کر صف میں برابر کرے تو اس کا کہنا مانو) اور صفوں میں شیطان کے لیے خلا نہ چھوڑو اور (فرمایا) جس آدمی نے صف کو ملایا (یعنی صف میں خالی جگہ پر جا کھڑا ہو گیا) تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنے فضل اور اپنی

رحمت سے) ملا دے گا اور (یاد رکھو) جو شخص صف کو توڑے گا تو اللہ تعالیٰ اسے توڑ ڈالے گا (یعنی مقام قرب سے دور پھینک دے گا)۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔ چنانچہ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں: روی عن عمر انه كان يوكل رجلا باقامة الصفوف و لا يكبر حتى يخبر ان الصفوف قد استوت و روی عن علی و عثمان انهما كانا يتعاهدان ذلك و يقولان: استووا و كان علی يقول تقدم يا فلان تاخر يا فلان" (جامع ترمذی، ج ۱/۵۳/مطبوعہ کراچی) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو نماز کی صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر فرماتے اور اُس وقت تک نماز کی تکبیر نہ کہتے جب تک کہ وہ خبر نہ دے دیتا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ وسیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ صفیں سیدھے کروانے کا خاص خیال رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ صفیں سیدھی کر لو اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اے فلاں! آگے ہو جاؤ۔ اے فلاں! پیچھے ہو جاؤ:

احادیث مذکورہ والا سے متحقق ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ علیہ اجمعین تکمیل صف کا نہایت اہتمام کرتے اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے: اس لئے فقہائے امت بھی صف کو پر کرنے کا ذکر فرماتے رہے۔ صف کے درمیان میں ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ خالی ہو تو اسے قطع صف کہتے ہیں۔ قطع صف مکروہ تحریمی ہے:

فتاوی ہندیہ میں ہے: الفرجة تقوم مقام الحائل وادناه قدر ما يقوم فيه الرجل كذا في التبيين (الفتاوی الھندیہ ج ۱/ ۸۹/ کتاب الصلاۃ، باب الخامس فی الامامۃ، الفصل الخامس)

صف بندی سے متعلق فقہائے امت کی رائے بھی وہی ہے:

تبیین الحقائق اور فتاوی ہندیہ میں ہے:و ینبغی للقوم اذا قاموا الی الصلاۃ ان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا بین مناکبھم فی الصفوف (تبیین الحقائق ج۱/ ۳۵/ کتاب الصلاۃ، باب الامام والحث فی الصلاۃ/ الفتاوی الھندیہ ج۱/ ۸۹/ کتاب الصلاۃ، باب الخامس)

بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: وینبغی للقوم إذا قاموا إلی الصلاۃ أن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا بین مناکبہم فی الصفوف، ولا بأس أن یأمرہم الإمام بذلك، وینبغی أن یکملوا ما یلی الإمام من الصفوف، ثم ما یلی ما یلیه، وہلمّ جرًّا، وإذا استوی جانبا الإمام فإنه یقوم الجائی عن یمینه، وإن ترجح الیمین فإنه یقوم عن یسارہ، وإن وجد فی الصف فرجه سدّہا، وإلا فینتظر حتی یجیء آخر کما قدمناہ، وفی فتح القدیر: وروی أبو داود والإمام أحمد عن ابن عمر أنه قال: أقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بأیدیکم (بأیدی) إخوانکم لاتذروا فرجات للشیطان، من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله .وروی البزار بإسناد حسن عنه من سد فرجة فی الصفّ غفر له .وفی أبی داود عنه: قال: خیارکم ألینکم مناکب فی الصلاۃ"(بحر الرائق ج۱/ ۳۷۵)۔

محقق علی الاطلاق امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: دربارۂ صفوف شرعا تین باتیں بتاکیدِ اکید مامور بہ ہیں اور تینوں آج کل معاذ اللہ کالمتروک ہو رہی ہیں، یہی سبب ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔
اول: تسویہ کہ صف برابر ہو، خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے، ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظّمہ پر گزرا

ہے،عمود ہو۔

دوم: اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو۔ دوسری نہ کریں، اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے۔ مثلا ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی، اسے بغیر پورا کئے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا، اس نے اگلی صف میں نقصان پایا، تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے، کہ انہوں نے مخالفت حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی۔ جو اس طرح صف پوری کرے گا، اللہ تعالی اس کے لئے مغفرت فرمائے گا۔

سوم: تراص یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: (صفا کانہم بنیان مرصوص) گویا وہ عمارت ہے رانگا پلائی ہوئی۔ رانگ پگھلا کر ڈال دیں، تو سب درزیں بھر جاتی ہیں، کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولی سبحٰنہ وتعالی دوست رکھتا ہے۔ یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متمات سے اور تینوں امر شرعا واجب ہیں ''کما حققناہ فی فتاوٰنا وکثیر من الناس عنہ غافلون'' جیسا کہ ہم نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تحقیق کردی ہے اور بہت سے لوگ اس سے غافل ہیں۔' (فتاوی رضویہ، ج ۷/ ۲۱۹/ ۲۲۳/ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)۔

صف میں خالی جگہ نہ رہ جائے اس کے لئے اس قدر تاکیدی حکم ہونا جس سے اس کی اہمیت وافادیت کا اظہار ہوتا ہے مثلا فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجانا یہ ہے کہ اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا اور نیتیں باندھ لیں اب کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے کہ دب جائیں اور جگہ دیدیں تاکہ صف بھر جائے۔

فتح القدیر و بحرائق و مراقی الفلاح اور درمختار وغیرہا میں ہے: واللفظ للشرنبلالی قال بعد ایراد الحدیث الرابع و بھذا یعلم جھل من یتمسك عند دخول احد بجنبه فی الصف یظن انه ریاء بل ھو اعانة علی ما امر به النبی صلی الله علیه وسلم (فتاوی رضویہ ج ۳/ ۳۱۶ قدیم رضا اکیڈمی بمبئی بحوالہ کتب مذکورہ)۔ نہایت یہ کہ اگر اگلی صف والوں نے فرجہ چھوڑا

اورصف دوم نے بھی اس کا خیال نہ کیا مگر اپنی صف گھنی کر لی اور نیتیں بندھ گئیں حالانکہ ان پر لازم تھا کہ صف اول والوں نے بے اعتدالی کی تھی تو یہ پہلے اس کی تکمیل کر کے دوسری صف باندھتے اب ایک شخص آیا اوراس نے صف اول کا رخنہ دیکھا اسے اجازت ہے کہ اس دوسری صف کو چیر کر جائے اور فرجہ بھر دے کہ صف دوم بے خیالی کر کے آپ تقصیروار ہے اوراس کا چیرنا روا: قینیہ۔ بحرالرائق۔ شرح نور

الایضاح اور درمختار وغیرہا میں ہے: و اللفظ لشرح التنویر لو وجد فرجة فی الاول لاالثانی له خرق الثانی لتقصیرهم اور بحر میں ہے: لاحرمة لهم لتقصیرهم (مصدر سابق) جسے صف میں فرجہ نظر آئے وہ خود وہاں کھڑا ہو کر اسے بند کر دے اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو وہ اس کی گردن پر قدم رکھ کر چلا جائے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہ رہی "اخرجه الدیلمی عن بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔" "یونہی اگر صف دوم میں کوئی شخص نیت باندھ چکا اس کے بعد اسے صف اول کا رخنہ نظر آیا تو اجازت ہے کہ عین نماز کی حالت میں چلے اور جا کر فرجہ بند کر دے کہ یہ مشی قلیل حکم شرع کے امتثال کو واقع ہوئی ہاں دو صف کے فاصلے سے نہ جائے کہ مشی کثیر ہو جائے گی: علامہ ابن امیر الحاج حلیہ میں ذخیرہ سے ناقل: ان کان فی الصف الثانی فرأی فرجة فی الاول فمشی الیها لم تفسد صلاته لانه مامور بالمراصة قال علیه الصلٰوة والسلام تراصوا فی الصفوف ولوکان فی الصف الثالث تفسد (مصدرالسابق) علامہ ابن عابدین ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ظاهر التعلیل بالأمر انه یطلب منه المشی الیها تأمل (مصدرالسابق)۔

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: کہ یہ احکام فقہ وحدیث یاعلی ندا منادی کہ وصل صفوف اوران کی رخنہ بندی اہم ضروریات سے ہے اور ترک فرجہ ممنوع وناجائز یہاں تک کہ اس کے دفع کو نمازی کے آگے سے گزر جانے کی اجازت ہوئی جس کی بابت حدیثوں میں سخت نہی وارد تھی سید

عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیراله من ان یمر بین یدیه (فتاوی رضویہ ج۳/۳۱۶/۳۱۷قدیم)۔اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا۔محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ظاہر ہے کہ ایسا شدید امر جس پر یہ تشدیدیں اور سخت تہدیدیں ہیں اسی وقت روا رکھا گیا ہے جب دوسرا اس سے زیادہ اشد اور اہم تھا کما لا یخفی: ایک دلیل اس وجوب اور فرجہ رکھنے کی کراہت تحریم پر یہ ہے دلیل دوم احادیث کثیرہ میں صیغۂ امر کا وارد ہونا کما سمعت وما ترکت لیس باقل مما سردت: اس لئے ذخیرہ وحلیہ میں فرمایا: انه مامور بالمراصة:

فتح القدیر و بحر الرائق وغیرہما میں فرمایا: سد الفرجات مأمور فی الصف: اور اصول میں مبرہن ہو چکا ہے کہ امر مفید وجوب ہے الا ان یصرف عنه صارف:

دلیل سوم: علماء تصریح فرماتے ہیں کہ صف میں جگہ چھوٹی ہو تو اور مقام پر کھڑا ہونا مکروہ ہے: فی الخانیة و الدر المختار وغیرهما و اللفظ للعلاء لو صلی علی رفوف المسجد ان وجد فی صحنه مکانا کره کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة: اور کراہت مطلقہ سے مراد کراہت تحریم ہوتی ہے: الا اذا دل دلیل علی خلافه کما نص علیه فی الفتح و البحر و حواشی الدر وغیرهما من تصانیف الکرام الغر: دلیل چہارم: احادیث سابقہ میں حدیث رابع کے وعید شدید من قطع صفا قطعه الله: علامہ طحطاوی پھر علامہ شامی زیر عبارت مذکورۂ درمختار فرماتے ہیں قوله کقیامه فی صف الخ: هل الکراہة فیه تنزیهیة او تحریمیة و یرشد الی الثانی قوله علیه الصلٰوة والسلام انتهی فافهم (فتاوی رضویہ ج ۳/۳۱۷ قدیم رضا اکیڈمی بمبئی) اس پر علامہ عینی علیہ الرحمہ کی حدیث پاک سے مستفاد والی عبارت بھی ناطق ہے:

علامہ عینی علیہ الرحمہ اس حدیث مبارک کے تحت فرماتے ہیں:مما یستفاد منه جواز الکلام بین الاقامة و بین الصلاة و وجوب تسوية الصفوف وفيه معجزة النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم (عمدۃ القاری،ج۴/ ۳۵۵/مطبوعہ ملتان) حدیث پاک سے یہ مسائل مستفاد (حاصل) ہوتے ہیں کہ اقامت اور نماز کے درمیان کلام کرنا، جائز ہے اور صفیں سیدھی رکھنا واجب ہے اور اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے (ایک) معجزے کا ثبوت ہے:

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ کے مذکورہ بالا تحقیقات انیقہ سے ثابت ہوا کہ نماز میں صف کو پر کرنا واجب ہے اور واجب کا ترک مکروہ تحریمی کو لازم کرتا ہے:

درمختار اور ردالمختار میں ہے:کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة قلت وبالکراهة ایضا، هل الکراهة فیه تنزیهية او تحریمية ويرشد الی الثانی قوله علیه الصلاة والسلام: من قطعه قطعه الله'' (الدرالمختار مع ردالمختار ج۲/۳۱۲/کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ)۔فقہ کا ایک مسلم اصول ہے کہ جو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا ہو اس کا اعادہ واجب ہے:

درمختار مع ردالمختار میں ہے:وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها (الدرالمختار وحاشیۃ ابن عابدین (ردالمختار ج۱/ ۴۵۷)

بحرالرائق میں ہے: لأن كلا منهما واجب اتفاقا وبترك الواجب تثبت كراهة التحريم، وقد قالوا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم يجب إعادتها .(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطّوری ج۱/ ۳۳۱ الناشر: دار الکتاب الإسلامی)

ولا إشكال فی وجوب الإعادة إذ هو الحكم فی كل صلاة أديت مع كراهة

التحريم ويكون جابرا للأول؛ لأن الفرض لا يتكرر .(البحرالرائق شرح کنزالدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطّوری ج۱/ ۳۱۶/ الناشر: دارالکتاب الإِسلامی)۔

حاشیۃ الطحاوی میں ہے:وکذا الحکم فی کل صلاۃ أدیت مع کراہۃ التحریم والمختار أن المعادۃ لترک واجب نفل جابر والفرض سقط بالأولی لأن الفرض لا یتکرر کما فی الدر وغیرہ ویندب إعادتہا لترک السنۃ (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح شرح نورالإِیضاح/ ۲۴۸/ الناشر: دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان)

ہدایہ شرح بدایہ میں ہے:کل صلاۃ ادیت مع الکراہۃ التحریم تجب اعادتہا (ہدایہ فی شرح البدایہ ج۱/ ۶۵)
المحیط البرہانی میں ہے: کل صلاۃ ادیت مع الکراہۃ التحریم تجب اعادتہا (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی ج۵/ ۳۱۰)۔

النہرالفائق میں ہے:کل صلاۃ ادیت مع الکراہۃ التحریم تجب اعادتہا (النہرالفائق ج ۱/ ۲۱۱)۔ تبیین الحقائق میں ہے:کل صلاۃ ادیت مع الکراہۃ التحریم تجب اعادتہا (تبیین الحقائق ج۱/ ۱۰۶)

دررالاحکام میں ہے: بترك الواجب تثبت كراهة التحريم و قد قالوا كل صلاة اديت مع الكراہۃ التحريم تجب إعادتها (دررالاحکام/ ۶۴)ترک واجب سے کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور فقہائے کرام نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی سے ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے:

ردالمحتار میں ہے: قال فی الفتح القدیر: والحق التفصیل بین کون تلك الكراہة کراھة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب (ردالمحتار ج۱/ ۴۵۷/ ومثلہ بحرالرائق ج۲/ ۶۵/ ومثلہ منحۃ الخالق ج۲/ ۸۷)۔

فتح القدیر میں ہے کہ حق یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اگر مکروہ تحریمی ہے تو اعادہ واجب ہے اور اگر تنزیہی ہے تو اعادہ مستحب ہے۔ ہندیہ میں ہے: فان کانت تلك الكراہة كراھة التحريم تجب اعادة أو تنزيه تستحب فأن الكراہة التحريمية فی رتبة الواجب كذا فی فتح القدير (الفتاوی الھندیۃ ج۱/ ۱۰۸)۔ اگر یہ کراہت تحریمی ہو تو اعادہ واجب ہوگا اور اگر تنزیہی تو اعادہ مستحب ہوگا کیونکہ کراہت تحریمی واجب کے درجے میں ہوتا ہے۔

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: واجب الاعادہ اور مکروہ تحریمی ایک ہی چیز ہے (فتاوی رضویہ ج۵/ ۳۵۸)۔

ان عبارات مذکورہ بالا سے بھی معلوم ہوا کہ صفوں کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے مقدار جگہ چھوڑ دینا یا ایک صف سے زائد کا فاصلہ رکھنا یا مقتدیوں کا ایک دوسرے سے فاصلہ رکھ کر کھڑا ہونا اور صفوں کے درمیان خلا باقی رکھنا امر وجوب کے خلاف ہے جس سے کراہت تحریم لازم آتی ہے اور صف کو پر کرنے کا وجوب نماز کے ساتھ خاص ہے اور قاعدہ کلیہ ہے: كل صلاة اديت مع الكراہة التحريم تجب اعادتها: اگر قاعدہ کو عموم پر رکھ کر دیکھا جائے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی تو واجب الادا بھی ہوگی چونکہ محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ مکروہ تحریمی اور واجب الادا ایک ہی چیز ہے اسی قاعدۂ کلیہ کو سامنے رکھتے ہوئے بعض مفتیان کرام نے قطع صف کی بنیاد پر نماز کو واجب الادا قرار دیا ہے۔

جیسا کہ فتاوی علیمیہ میں ہے: صورت مذکورہ میں بلاشبہ قطع صف ہے اور قطع صف حرام ہے: اور جب قطع صف کی بنا پر کراہت تحریمی پائی گئی تو ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے: كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب اعادتها (فتاوی علیمیہ ج۱/۲۳۲/۲۳۳ نماز کے مکروہات کا بیان)۔

لیکن اگر قاعدۂ کلیہ: كل صلاة اديت مع الكراهة التحريم تجب اعادتها : کو خاص مان لیا جائے اور یہ کہا جائے اس سے مراد واجبات نماز یا ماہیت نماز میں کمی بیشی سے جو نفس نماز میں کراہت تحریمی لازم آتی ہے وہ واجب الاعادہ ہے اور اس معنی کر جہاں جہاں مکروہ تحریمی کا اطلاق ہوگا وہ واجب الادا قرار پائے گا اور کہا جائے گا کہ دونوں ایک ہی چیز ہے دونہیں یعنی واجب الاعادہ کہیں یا مکروہ تحریمی کہیں دونوں برابر ہے تو اس صورت میں قطع صف کا فعل مکروہ تحریمی ہوگا اور اس کا مرتکب گنہگار و خاطی کہلائے گا مگر اس کی نماز ہو جائے گی اور اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی چونکہ اس وقت واجبات صفوف کا ترک لازم آیا ہے واجبات نماز کا نہیں تو کہا جائے گا کہ صفوں کے واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس کے باعث نماز کا اعادہ واجب نہیں البتہ اس کا مرتکب گنہگار و خاطی ہے اور اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ہمارے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے خلاف کون سی بات دیکھی ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ما انكرت شيئا الا انكم لا تقيمون الصفوف (بخاری ج۱/۱۰۰ مطبوعہ کراچی) میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی، سوائے اس بات کے کہ تم صفوں کو سیدھا نہیں کرتے:

اس حدیث کے تحت علامہ بدرالدین عینی الحنفی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ومع القول بوجوب التسوية فتركها لا يضر صلاته لانها خارجة عن حقيقة الصلاة الا ترى ان انسا(رضى الله عنه) مع انكاره عليهم لم يامرهم باعادة الصلاة (عمدۃ القاری شرح

بخاری ج۴/ ۳۵۹/ مطبوعہ ملتان) اورصف سیدھی رکھنے کے وجوب والے قول کے مطابق بھی اس کا ترک نماز میں نقصان پیدانہیں کرے گا، کیونکہ یہ نماز کی حقیقت سے خارج ہے، کیا دیکھتے نہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کے اس فعل کو ناپسند کرنے کے باوجود انہیں نماز کے اعادے کا حکم نہیں دیا:

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں: تعاد بتركه ماكان من ماہية الصلاة و اجزاتها (رد المحتار ج۱/ ۴۵۷) اس واجب کے ترک سے نماز واجب الاعادہ ہے جس واجب کا تعلق ماہیت نماز اور ارکان نماز سے ہے۔

بنایہ میں ہے: ليكون (و هذا الحكم فی كل صلاة اديت مع الكراہية) الأداء على وفق الوجوب فان ترك واجبا من واجبات الصلاة يجب ان تعاد (بنایہ شرح ہدایہ ج۲/ ۴۶۰)

سجدۂ سہو یا اعادہ کا یہ حکم کراہت کے ساتھ ادا کی جانے والی ہر نماز کا ہے تاکہ نماز کی ادائیگی واجبات کے ساتھ ہو جائے اس لئے کہ اگر واجبات نماز میں سے کسی واجب کو ترک کیا تو اعادہ واجب ہوگا۔

عمدۃ القاری میں ہے: التسوية واجبة بمقتضى الامر و لكنها ليست من واجبات الصلاة بحيث انه تركها فسدت الصلاة او نقصتها (عمدۃ القاری شرح البخاری باب۵/ ۳۷۱)۔ مقتضیٰ امر کے سبب صفوں میں تسویہ (یعنی صفوں کا سیدھا ہونا) واجب ہے لیکن یہ واجبات الصلاۃ سے نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے ترک پر نماز فاسد ہو یا نماز میں کچھ کمی واقع ہو۔

عنایہ میں ہے: اذا ترك واجبا من واجبات الصلاة (عنایہ شرح ہدایہ ج۱/ ۴۱۶)۔

درمختار میں ہے: بترك واجب''أی: من واجبات الصلاة الأصلية لا كل واجب؛ إذ لو

ترك ترتيب السور لا يلزمه شئى مع كونه واجباً، بحر (درمختار کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ج۲/۵۴۳ مکتبۃ زکریا دیوبند)

علامہ ابن نجیم مصری لکھتے ہیں: سببه ترك واجب من واجبات الصلاة الأصلية سهوا وهو المراد بقوله: بترك الواجب لا كل واجب بدليل ما سنذ كره من انه لو ترك السور لا يلزمه شء مع كونه واجبا (البحر الرائق شرح کنز الدقائق ج۲/۱۶۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)۔

سجدۂ سہو کا سبب نماز کے واجبات اصلیہ میں سے کسی واجب کا سہوا ترک ہے سجدۂ سہو کے اسباب کے بیان میں: ترک واجب سے یہی واجب مراد ہے: ہر واجب کا ترک مراد نہیں: اس کی دلیل یہ ہے کہ سورتوں کے درمیان ترتیب واجب ہے لیکن اس کے ترک پر کچھ لازم نہیں۔

بہار شریعت میں ہے: کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجبات نماز نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلا خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہذا سجدۂ سہو نہیں۔ (بہار شریعت ج۴/۷۱۴ سجدۂ سہو کا بیان) اس لئے بعض مفتیوں نے قطع صف کے باوجود نماز کے ہو جانے کا حکم دیا ہے۔

فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ہے: اگر وہ وہابیہ کے عقائد سے واقف ہو کر انہیں مسلمان جانتا ہے تو ضرور صف میں اس کے کھڑے ہونے سے فصل لازم آئے گا اور صف قطع ہوگی اور قطع صف حرام ہے (فتاوی رضویہ ج۷ کتاب الصلاۃ)

فتاوی امجدیہ میں ہے: غیر مقلدین کا جماعت اہلسنت میں شامل ہونا قطع صف ہوگا اور یہ مکروہ ہے''اھ ملخصا۔ (کتاب الصلاۃ باب الجماعۃ جلد اول صفحہ ۱۶۸)۔

فتاوی فیض الرسول میں ہے: جماعت میں غیر مقلدوں کے شامل ہونے سے بے شک نماز میں خرابی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ ان کی نماز باطل ہے تو جس صف کے بیچ وہ کھڑے ہوتے ہیں شریعت کے نزدیک وہ جگہ خالی ہوتی ہے جس سے صف قطع ہوتی ہے اور قطع صف حرام ہے حنفیوں پر لازم ہے کہ ان کو اپنی مسجد میں آنے سے منع کریں اگر قدرت کے باوجود ان کو نہیں روکیں گے تو گنہگار رہوں گے (فتاوی فیض الرسول کتاب الصلاۃ باب الجماعۃ جلد اول صفحہ ۱۰۷)۔

فتاوی علیمیہ میں ہے: دیوبندی اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں سنیوں کی جماعت میں ان کی شرکت سے قطع صف لازم آتا ہے اس لئے سنیوں پر لازم ہے کہ دیوبندیوں کو مسجد میں نہ آنے دیں لیکن اگر انہیں منع کرنے میں فتنہ و فساد برپا ہو تو سنی معذور ہونگے مگر امام دیوبندیوں کی امامت کی نیت ہرگز ہرگز نہ کرے صرف سنیوں کی نیت امامت کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں (فتاوی علیمیہ ج ا/ ۱۷۸/ امامت کا بیان)۔

اس سے دو چیز کا علم ہوا ایک یہ کہ اگر دیوبندی و وہابی کو مسجد میں آنے سے روکنے کی طاقت رکھتا ہے اور فتنہ وَ فساد کا اندیشہ نہ ہو پھر بھی نہ روکے تو اس کی وجہ سے جو صفوں میں فصل آئے گا اور اس سے قطع صف لازم ہوگا جو حرام و گناہ ہے تو مسجد آنے سے منع نہ کرنے والے افراد سخت گنہگار و خاطی ہونگے: دوسری چیز یہ ہے کہ اس صورت میں قطع صف کے باوجود نماز ہو جائے گی اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ کہ حتی المقدور بچنا رہے۔

فتاوی اشرفیہ میں ہے: اصل حکم یہی ہے کہ وہابی کو مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے خاص جمعہ کے دن خطبہ کے وقت منافقین کو نام لے کر مسجد سے باہر کر دیا۔ درمختار میں ہے: ویمنع منہ کل مؤذ ولو بلسانہ ۔ مسجد سے ہر ایذا دینے والے کو روکا جائے، اگر چہ وہ زبان سے ایذا دیتا ہو۔ جہاں قدرت ہو، کسی وہابی کو مسجد میں گھس نے نہ دیا جائے، لیکن عام مساجد میں ممکن نہیں، لہذا جہاں وہابی کو مسجد میں آنے سے روکنے پر قدرت نہ ہو، وہاں صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مجبوری کو جانتا ہے (فتاوی جامعہ اشرفیہ، جلد: ۵/ فتاوی شارح بخاری) اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں:

حضور فقیہ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان سے دریافت کیا گیا کہ وہابی دیوبندی اگر صف میں کھڑا ہو جائے تو صف منقطع ہوگی یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہابی دیوبندی اپنے کفریات قطعیہ کی بنا پر بمطابق فتاوی حسام الحرمین مسلمان نہیں۔ ان کی نماز شرعاً نماز نہیں لہذا دیوبندی وہابی صف کے درمیان کھڑے ہوں گے تو یقیناً صف منقطع ہوگی۔ سنیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی مسجدوں میں اعلان کر دیں کہ کوئی وہابی دیوبندی ہماری صفوں میں نہ گھسے بلکہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے کہ وہ موذی ہے اور ہر موذی کو مسجد میں آنے سے روکنا لازم ہے:

درمختار میں ہے "یمنع منہ کل موذ ولو بلسانہ ملخصا" "یعنی ایذا دینے والے کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اگر چہ وہ صرف زبان سے ہی ایذا دیتا ہو۔ تو اللہ عزوجل اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو گالیاں دینے والوں سے بڑھ کر موذی کون ہوگا لہذا ان کو مسجد میں آنے سے روکا جائے اور آجائیں تو باہر کر دیا جائے" (فتاوی فیض الرسول: ج ۱/ ۳۴۵/ باب الجماعۃ)۔

خلاصۂ کلام: صورت مذکورہ میں یہ ہے کہ: وہابیہ۔ دیابنہ اور خارج اسلام ہر فرد کی نماز باطل ہے ان کی نماز نماز ہی نہیں کیونکہ نماز کے لئے اسلام کا ہونا ضروری ہے اور وہ لوگ خارج از اسلام ہیں اس لئے ان کا جماعت میں شامل ہونا قطع صف ہے اور قطع صف حرام ہے سنیوں پر واجب ہے کہ ایسے لوگوں کو مسجد میں آنے سے روکیں اگر آجائے تو باہر نکال دیں نکالنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود ان لوگوں کو مسجد سے نہ نکالے تو سخت گنہگار و خاطی اور مستحق عتاب وعذاب ہیں عدم استطاعت ومعذوری اور مجبوری کی صورت میں نماز ہو جائے گی لوٹانے کی حاجت نہیں البتہ حتی الامکان اس سے بچنا چاہئے واللہ تعالٰی اعلم و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم:

....

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

(خلیفئہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دارالافتاء و القضاء وسرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی ھاسپیٹ وجے نگر –وڈو– کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ولاء روڈ سنتے پیٹ و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ کرناٹك الھند)

KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP

KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP KE NAAM SE EK GROUP KA WAJOOD E AMAL ME AAYA HAI JISME ASRI ULOOM KE SATH SATH DEEN O MILLAT KA DARD RAKHNE WALE KUCH NOUJAWANAN E AHLE SUNNAT SHAMIL HAIN JINHONE DEENI ISHAAT O TARWEEZ KA BEDA UTHAYA HAI AUR ISKE ZARIYE DOOSRE PADHE LIKHE NOUJAWAN TABKE KO BAIDAR KARNE KI NIYYAT BHI RAKHTE HAIN AUR EK TAREEKH SAAZ KARHAYE NUMAYA ANJAAM DENA CHAHTE HAIN TAAKE AANE WALI NASLEIN UNHE YAAD RAKHEIN YEH HAZRAAT APNA APNA PAISA LAGA KAR KITAB CHAPWANE AUR USE AWAAM ME TAQSEEM KARNE KA AHSAN O AJMAL IRADA AUR AZM E MUSAMMUM LE KAR MAIDAN ME UTRE HAIN BILA SHAK O SHUBA YEH EK AZEEM BUNYADI DEENI KAAM HAI JIS KI JITNI TAREEF KI JAAYE KAM HAI RABB E QADEER BA TUFAIL NABI E KAREEM SALALLAHU ALAIHI WASALLAM UNKE GULSHAN E HAYAT KO KHOOB KHOOB SAIRYAABI AATA FARMAYE MAZEED TARAKIYYAN DE AUR SEHAT O TANDROOSTI KE SATH HAYAT KE HAR SHOBE KO MARG ZAAR O LALAZAAR BANADE DARAIYEEN KI SADATOON SE ZINDAGI KO IBARAAT KARDE AUR INN LOGON KI DEENI KHIDMAT KO QUBOOLIYAT KA DARJA AATA FARMA KAR UNHE DAAYIMI FALAAH SE HIMKINAR KAR DE AUR JIN NIYYTAON SE APNA SARMAYA LAGA RAHE HAIN WOH MURAAD POORI FARMA DE KHANA AUR AHLE KHANA KO AMAN O SUKOON CHAIN O IQRAR AUR APSI MAIL O MUHABBAT KI NOORANIYAT SE MAMOOR FARMADE.

NOTE: NOUJAWAN E AHLE SUNNAT SE GUZARISH HAI KE KASEER SE KASEER TADAD ME ISS GROUP ME SHIRKAT FARMA KAR USS MISSION KO TAQWIYAT BAKSHE. AMEEN BIJAHI SAYYID UL MURSALEEN SALALLAHU ALAIHI WASALLAM.

KHALIFA E HUZOOR TAAJUSHSHARIAH WA HUZOOR MUHADDIS E KABEER
MUFTI E AAZAM KARNATAKA HUZOOR ALMAS E MILLAT HAZRAT ALLAMA WA MOULANA

MUFTI MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI

SARPARST AALA JAMAT RAZA E MUSTAFA HOSPET (KARNATAKA, INDIAN)